ملاقات شیریں

شادشیریں ہے میرےگھر میں امام آتے ہیں۔ گھر میں لونڈی کے شہ عرش مقام آتے ہیں
کرنے احسان شہنشاہ انام آتے ہیں ۔ میرے گھر آج امام ابن امام آتے ہیں
شہر میں سرور بطحا کی سواری آئی
میرے آقا میرے مولا کی سواری آئی

اپنے بچوں کو پکاری ادھر آؤ لوگو ۔ بہر شبیر میرے گھر کو سجاؤ لوگو
ہر طرف پھولوں کے گملے بھی لگاؤ لوگو ۔ خلد کی طرح سے اس گھر کو سجاؤ لوگو
آنکھیں قدموں پہ شہ دیں کے بچھاؤنگی میں
دل بھی قدموں پہ شہ دیں کے بچھاؤنگی میں

میرا آقا میرا مولا میرا سرکار حسینؑ ۔ جو کہ ہے ارض و سماوات کا مختار حسینؑ
ہے شہنشاہ حسینؑ اور ہے سردار حسینؑ ۔ جسکے خادم ہیں ملک وہ شہ ابرار حسینؑ
جسکو اللہ نے بھیجا ہے سلام آتے ہیں
بخت جاگے میرے اس گھر میں امام آتے ہیں

www.e-marsiya.com

میں نثار اور میرے ماں باپ بھی سرور پہ نثار ۔ ہیں وہ شبیر زمانہ میں جو ہیں عرش وقار
چوموں جب قدموں کو شہ کے مجھے آئیگا قرار۔ ہیں وہ شبیر کہ تطہیر کا جن پر ہے حصار

جسکو اللہ نے طاہر ہے رکھا آتے ہیں

شاہِ جنت ہیں شہ ارض وسما آتے ہیں

گرد مولا کے جو پھر پھر کے میں ہوؤنگی نثار ۔ دلِ بیتاب کو میرے تبھی آئیگا قرار
سرور جن و ملک بادشہ عرش وقار ۔ مظہر شان خدا اور ہیں شاہ ابرار

حجت اللہ کے سلطان مبیں آتے ہیں

خاکساروں کے گھر اب عرش نشیں آتے ہیں

مالک خلد کی دنیا میں دلاری زینب ۔ ثانئی فاطمہ حوروں کی خوزادی زینب
شاہزادی جناں رب کی وہ پیاری زینب۔ دل یہ کہتا ہے کہ اب آئی اب آئی زینب

جلد آجاے میری بی بی تو قربان میں ہوں

آے جنت کی وہ شہزادی تو قربان میں ہوں

ایک عورت نے کہا ہوش تو لے اے شیریں۔ خاک میں سارے تیرے خواب ملے اے شیریں
تیرے آقا تیرے مولا نہ رہے اے شیریں۔ ہاے یہ غم کے مناظر ہیں کڑے اے شیریں

دیکھا منظر وہ کہ سر پیٹتی یاں آئی ہوں

ہوا محشر وہ کہ سر پیٹتی یاں آئی ہوں

دوڑی شیریں تو کہا تھام کے دل ہائے ستم ۔ دیکھا سر برہنہ اونٹوں پہ ہیں سب اہلِ حرم
سر کھلے خاک بسر ہائے غضب صاحبِ غم ۔ اشک برساتے ہوئے سہتے ہوئے درد و الم

بال بکھرائے ہوئے منہ کو چھپا لیتے ہیں
نام لیتے ہیں عدو غم سے وہ رو دیتے ہیں

شمر کہتا ہے یہ ہے دخترِ زہرؑا زینب ۔ بھائی مارا گیا اور قید ہے اس جا زینب
جسکا بابا تھا شہنشاہ ہے اعلیٰ زینب ۔ اتنی محتاج ہے رکھتی نہیں پردہ زینب

سر کھلے شام کے بازاروں سے یہ آئی ہے
بازو باندھے ہوئے دربار میں یہ آئی ہے

تھامے دل گر پڑی شیریں یہ ہوا دل کو الم ۔ رو کے چلانے لگی ہائے ستم ہائے ستم
میری بی بی میری شہزادی ہوا تجھ پہ ستم ۔ ہائے باندھی تیرے بازو میں رسن مورد غم

لعنت اللہ کی ان پر جو ستاتے ہیں تجھے
ہائے دربار میں ظالم لئے جاتے ہیں تجھے

اٹھی سر پیٹتی دوڑی تو یہ دیکھا منظر ۔ نوک نیزہ پہ بہتر کے تھے رکھے ہوئے
سر شہیدوں کے دھرے نیزہ پہ سب خوں میں تر ۔ ہائے شبیر وہ مظلوم شہ جن و بشر

نوک نیزہ پہ بھی آزار یہ پاتے تھے حسین
تھی بہن برہنہ سر اشک بہاتے تھے حسین

دیکھا پر خوں بھی عباسؑ دلاور کا ہے سر ۔ نوک نیزہ پہ بھی ہمشکلِ پیمبرؐ کا ہے سر
سارے حیدرؑ کے پسر اور بن شبرؑ کا ہے سر ۔ اور معصوم سے ننھے علی اصغرؑ کا ہے سر

نیزوں پر ہائے بہتر کے وہ سر آتے تھے
سر وہ روتے تھے حرم اشک جو برساتے تھے

روکے چلائی یہ شیریں میرے آقا شبیرؑ ۔ کیسا دیدار دکھایا میرے مولا شبیرؑ
نوک نیزہ پہ چلے آئے ہو شاہا شبیرؑ ۔ خوب وعدہ یہ کیا آپ نے پورا شبیرؑ

ہائے تم سر کو کٹا کر میرے شہر آئے ہو
خوں بھرا چہرہ یہ تم لونڈی کو دکھلاتے ہو

کٹ گیا تیغ سے سر ہائے میرے مظلوم حسینؑ ۔ چہرہ ہے خوں میں ترا ہائے میرے مظلوم حسینؑ
غم سے لرزاں ہے جگر ہائے میرے مظلوم حسینؑ ۔ اے محمدؐ کے پسر ہائے میرے مظلوم حسینؑ

لیکے سر کنبہ کے سلطان یہیں آئے ہیں
ننگے سر اونٹوں پہ سب عرش نشیں آئے ہیں